اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

قادیان دارالامان

ایڈیٹر۔ غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

نمبر ۲۶۹	مطابق ۲۳ نومبر ۱۹۳۹ء	یوم پنجشنبہ	مورخہ ۱۱ شوال ۱۳۵۸ھ	جلد ۲۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"گئو رکھشا" فتنہ و فساد کے ذریعہ نہیں بلکہ باہمی سمجھوتہ سے ہو سکتی ہے

کچھ عرصہ سے پنجاب میں گائے ذبح کرنے کے متعلق کوئی فتنہ و فساد رونما نہیں ہوا عید الضحیٰ کے مواقع بھی امن و امان سے گذر گئے ہیں۔ اور یہ بات ہر امن پسند ہندو و مسلمان کے لئے نہایت ہی خوش کن ہے۔ انصاف اور حق پسندی تقاضا کرتی ہے۔ کہ کسی کے مذہبی حقوق میں زبردستی مداخلت نہ کی جائے۔ اور جبر و تشدد کے ذریعہ کسی ایسے فعل سے نہ روکا جائے۔ جسے فاعلین کے مذہب نے جائز اور روا رکھا ہو۔ اگر ہر مذہب و ملت کے لوگ یہ طریق عمل اختیار کر لیں۔ تو نہ صرف نہایت امن و چین کی فضا پیدا ہو سکتی ہے۔ بلکہ مختلف مذاہب کے لوگوں کے باہمی تعلقات بھی نہایت دوستانہ رنگ اختیار کر سکتے ہیں۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ وہ لوگ جنہیں ہندو مسلمانوں کا اتحاد ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ اور جو ان دونوں اقوام میں کشمکش جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ کسی نہ کسی رنگ میں فتنہ برپا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں نے حال میں سرگودھا میں گئو کانفرنس منعقد کر کے ایسی تقریریں کی ہیں۔ جو نہایت افسوسناک ہیں۔ چنانچہ ایک شخص بیدی لال چند نے اپنی تقریر میں کہا۔ "ہندوستان ہزاروں سال سے ہندو قوم کا مسکن ہے۔ اس قوم کی زندگی گئو سیوا پر منحصر ہے۔ لیکن آج ہمارے ملک میں جگہ جگہ بوچڑخانے قائم ہیں۔ اور آئے سال لاکھوں کی تعداد میں گائیں قتل ہو جاتی ہیں"۔ اس طرح ہندوؤں کو ذبیحہ گائے کے خلاف اشتعال دلایا گیا ہے۔ اور بالواسطہ تحریک کی گئی ہے کہ وہ گائے ذبح کرنے میں مزاحمت کریں۔

ایک سکھ سنت دھان سنگھ نے کہا۔ "ہر سکھ کا فرض ہے کہ وہ اپنے گوروؤں کے نقش قدم پر چل کر گئو رکھشا کو اپنی زندگی کا نیم بنائے"۔ اس طرح ذبیحہ گائے کو روکنے کیلئے سکھوں کی امداد حاصل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ حالانکہ بعض اہل الرائے سکھ صاحبان جن میں سے سردار دیوان سنگھ صاحب مالک و ایڈیٹر اخبار "ریاست" کا نام خاص طور پر لیا جا سکتا ہے اعلان کر چکے ہیں۔ کہ سکھوں کے نزدیک گائے اور بکری میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اور سکھ قطعاً اس رنگ میں گائے کی تقدیس کے قائل نہیں ہیں جس رنگ میں ہندو قائل ہیں۔

ان دونوں تقریروں سے زیادہ اشتعال انگیز اور امن شکن تقریر لالہ خوشحال چند صاحب مالک اخبار "ملاپ" نے کی۔ انہوں نے کہا۔ "اگر گائے کا دودھ اور گھی ملک میں نہیں ملے گا۔ تو اس سے ہون اور یگیہ نہیں ہو سکیں گے۔ کیونکہ ولائتی گھی سے تو ہون نہیں ہو سکتا اگر ہون نہ ہونگے۔ تو بارش نہ ہو گی"۔ قطع نظر اس سے کہ ہون سے بارش برس بھی سکتی ہے یا نہیں۔ سوال ہو سکتا ہے۔ کہ جب گائے کی نسبت بھینس سے زیادہ دودھ اور گھی میسر آتا ہے۔ تو کیوں بھینس کی حفاظت کا انتظام گائے کے مقابلہ میں زیادہ نہیں کیا جاتا۔ پھر دودھ اور گھی دینے والی گائیں کون ذبح کرتا ہے۔ اس کام میں تو وہی گائیں لائی جاتی ہیں جو دودھ گھی تو دیتی نہیں اور چارہ کھا کر دودھ دینے والی گائیوں کے چارہ میں کمی کرنے کا باعث بنتی ہیں۔

لالہ جی نے پھر کہا۔ "اس وقت دیش گئو رکھشا کو بھول گیا ہے۔ اگر یہ نہ ہوگی۔ تو دیش کے اندر جینیو اور چوٹی نہ رہے گی۔ میں نے گئو نمبر نکالے۔ انعام رکھے مگر کوئی سکیم تیار نہ ہو سکی غلاموں کی کوئی سکیم تیار نہیں ہو سکتی۔ جب تک ہندو اپنے دلوں کے اندر کشا تریہ جذبہ (جذبہ جنگ و جدال) نہ رکھیں گے۔ اسوقت تک گئو رکھشا نہیں ہو سکتی۔ اور جب تک ہر ایک بچے کے اندر یہ سپرٹ پیدا نہ کی جائے۔ کہ ہم ہندوستان کو آزاد کرانے میں اس کی مدد کریں گے۔ جو گئو رکھشا کے انتظام کی ذمہ داری لے گا۔ کوئی کام نہیں ہو سکے گا"۔

(ملاپ ۲۲ نومبر)

ظاہر ہے کہ جن لوگوں کو اس قسم کے الفاظ اور اس طریق سے اشتعال دلایا جائے ان کے دلوں میں ان لوگوں کے متعلق جو گائے کا گوشت استعمال کرتے ہیں۔ عداوت اور نفرت کے شدید جذبات کا پیدا ہونا لازمی امر ہے۔ اور اس کا جو نتیجہ نکل سکتا ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

افسوس برادران وطن نے گائے کی حفاظت کا یہ ایسا طریق اختیار کر رکھا ہے۔ جو نہ آجتک کامیاب ہوا ہے۔ اور نہ آئندہ ہو سکتا ہے۔ جبر اور تشدد کے ذریعہ مسلمان قطعاً اپنے اس حق سے دست بردار نہیں ہو سکتے۔ جو اسلام نے انہیں عطا کیا ہے۔ ہاں صلح اور آشتی۔ رواداری اور محبت کے ذریعہ ممکن ہے۔ کہ مسلمان ہندوؤں کی خاطر گائے ذبح کرنا چھوڑ دیں۔ اور اس کا وہی طریق ہو سکتا ہے۔ جو بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی آخری کتاب "پیغام صلح" میں پیش فرمایا ہے۔ کاش ہندو صاحبان ٹھنڈے دل سے اس پر غور کریں۔ اور اس میں جس باہمی سمجھوتہ کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ اس کو عمل میں لانے کی کوشش کریں ؎

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ نومبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ انتڑیوں کی خراش ابھی رفع نہیں ہوئی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج نسبتاً اچھی ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

میاں عبد المنان صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ۔ اور میاں علی صاحب ابن جناب مولوی عبد القادر صاحب ایم۔ اے بھاگلپوری علی گڑھ واپس چلے گئے ہیں *

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے پوتے کی ولادت پر تہنیت

از جناب مولوی ذوالفقار علی خانصاحب گوہر

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مولوی فاضل بی۔ اے ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ہاں فرزند تولد ہونے پر یہ تہنیت نامہ لکھا گیا:

ہلال عید میں ہے اب کے کچھ زیادہ نور
ہر اک کرن نظر آتی ہے ایک موج سرور

رگوں میں خون کی گردش میں ہے حیات نئی
دلوں میں جوش خوشی اور خوشی میں کیف و سرور

تجلیوں سے فضا ہو گئی ہے نورانی
یہ ارض پاک ہے دارالاماں کی وادیٔ طور

خدا کے فضل نے کھولے ہیں باب رحمت کے
ہوا ہے آیت "استفتحو" کا خوب ظہور

ہوا کے جھونکوں میں موج ربوبیت پیدا
ترقیوں پہ ہے روحانیت رب غفور

ہلال عید کا حسن صبیح کہتا ہے
سما گیا ہے اسی میں مہ صیام کا نور

خوشی سے چہرہ دمکتا ہے اسطرح گویا
بھرا ہے آب طلائی بکاسۂ بلور

ہیں سادگی میں بھی سو بانکپن سمائے ہوئے
ہزار جان سے قربان ہے اس پہ ابروِ حور

نظارہ موسمی پھولوں کا ہے نظر افروز
طبیعتیں ہوئیں رنگین۔ نگاہیں وقف سرور

گلوں کا فرط مسرت سے باغ باغ ہے دل
یہ رنگ دیکھ کے باد خزاں ہوئی کافور

فضائے دہر میں تقدیس بھر رہی ہے صبا
خدا کی حمد و ثنا میں ہیں نغمہ سنج طیور

مہ صیام نرالا نہ تھا نہ عید نئی
مگر یہ رنگ تھا حیرت فزائے عقل و شعور

سبب کا تھا متلاشی کہ حل ہوا عقدہ
ہوئی بلند یکایک صدائے عالم نور

کھلا ہے گلشن احمد میں ایک نیا غنچہ
نئے ہلال نئی عید نے کیا ہے ظہور

ہے نور بیز جہاں یہ تواتر عیدین
زمیں بھی آج ہے خوش آسمان بھی ہے مسرور

خدا نے بخشا ہے بیٹا مبارک احمد کو
امام وقت کا پوتا خدا کا ہے منظور

ہلال عید نئے چاند سے منور تھا
وہ نور گرچہ نگاہ زمیں سے تھا مستور

یہ سن کے دل کی کلی میری کھل گئی گوہر
خدا کرے کہ یہ فرزند ہو شجاع و غیور

بھرے دلوں کو زمانہ کے نور عرفاں سے
جو کام ہاتھ میں لے ہو مظفر و منصور

ہر ایک گوشہ زمیں کا ہو فیضیاب اس سے
ہو نور یافتہ اس سے ہر اک قریب و دور

وسیلہ قرب خدا کا ہو یہ جہاں کے لئے
ملیں خدا سے وہ دل ہو گئے ہیں جو مہجور

یہ خانداں کو مبارک ہو والدین کو ہو
نصیب اس کو ہو گنجینۂ سعادت و نور

یہ نیک نام ہو ہر کار خیر میں یارب
ہو اتقا کے لئے یہ جہان میں مشہور

خدا سے عشق ہو۔ سالک ہو راہ عرفاں کا
ہر اک خیر کا طالب ہو۔ ہر بدی سے نفور

خدا کا فضل ہو ایسا کہ دادا اور نانا
ہمیشہ دیکھ کے خوش ہوں ترقی موفور

میں نذر پیش کروں بھی تو کیا کروں گوہر
بجز دعا کے نہیں اور کچھ مرا مقدور

یہ عاجزانہ دعائیں خدا قبول کرے
ہے پیشکش یہی اب نذر بندۂ مجبور

تحریک جدید میں لگاتار قربانی کرنیوالے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہو جائیں گے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے حضور تحریک جدید کے متعلق یہ فیصلہ ہو چکا ہے۔ کہ جو لوگ تحریک جدید میں متواتر دس سال تک قربانی کریں گے۔ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار سپاہیوں والی پیشگوئی کے پورا کرنے والے ہوں گے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو تحریک جدید میں حصہ لے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضلوں اور رحمتوں کا وارث کرے۔

سال پنجم کی میعاد چند دنوں تک ختم ہو جائے گی۔ مگر مخلصین جماعت اس کوشش میں ہیں۔ کہ جس دن (۳۰ نومبر) میعاد ختم ہو۔ اس دن سے پہلے ان کے وعدے سو فیصدی پورے ہو جائیں۔ اور وہ احباب جن کا وعدہ گذشتہ کسی نہ کسی سال سے رہ گیا ہے وہ بھی اس کوشش میں ہیں۔ کہ جو رقم کسی سال کی رہ گئی ہے۔ وہ بھی اس کے ساتھ ہی ادا ہو جائے۔ تا ان کا نام بھی پانچسالہ فہرست میں جو تیار کی جا رہی ہے آنے سے نہ رہ جائے۔ چنانچہ مولوی عبد المنان صاحب عمر بی۔ اے نے علی گڈھ کی جماعت کا حساب دیکھ کر فرمایا۔ کہ جن جن کے گذشتہ سالوں کے وعدے میں کوئی کمی ہے۔ یا کسی کا کوئی سال خالی ہے۔ میں انشاء اللہ ان کی رقم ۳۰ نومبر تک داخل کرانے کی کوشش کروں گا اسی طرح سے اور بھی کئی احباب نے اپنا حساب دیکھا ہے۔ اور پورے انہماک سے کوشش کر رہے ہیں۔ کہ وعدے سو فیصدی پورے کریں۔

پس وہ احباب جو تحریک جدید سال پنجم میں شامل ہیں۔ ان کو نہ صرف یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ۳۰ نومبر تک ان کا سال پنجم کا وعدہ پورا ہو جائے۔ بلکہ گذشتہ سالوں میں بھی اگر کسی سال میں کمی ہے۔ تو اس کو بھی پورا کیا جائے۔ تا ان کا نام فہرست میں آنے سے رہ نہ جائے *

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

"الفضل" کے خریداروں کو ایک خاص تحفہ

۱۰ دسمبر ۱۹۳۹ء تک سال بھر کے خریدار بننے والے اصحاب کو

شاندار "جوبلی نمبر" مفت

احباب کرام یہ سن کر خوش ہوں گے۔ کہ ان دوستوں کو جو ۱۰ دسمبر ۱۹۳۹ء تک "الفضل" کی سالانہ قیمت (پندرہ روپے) یکمشت ادا کر کے خریدار بنیں گے انہیں دسمبر ۱۹۳۹ء میں شائع ہونے والا "خلافت جوبلی نمبر" مفت دیا جائے گا۔

"الفضل" کا خلافت جوبلی نمبر قریباً ایک سو صفحہ کا انشاء اللہ نہایت شاندار پرچہ ہوگا۔ جس میں بزرگان سلسلہ اور اہل قلم اصحاب کے بلند پایہ مضامین اور کئی ایک فوٹو ہوں گے۔ جو دوست وہ نمبر مفت حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ وہ آج ہی پندرہ روپیہ ارسال کر کے الفضل کے سال بھر کے خریدار بن جائیں *

خاکسار مینجر الفضل

کتاب "شانِ مصلح موعود" پر ایک نظر

نو سالہ میعاد مصلح موعود کے لئے ہی مقرر تھی

(۱۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سبز اشتہار کے صفحہ ۷ پر مصلح موعودؑ کے متعلق پیشگوئی کے بیان کے ضمن میں فرماتے ہیں:۔

"وہ (دوسرا بشیر اور محمود) اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں، پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔"

میں اپنے مضمون کی گزشتہ قسط میں سبز اشتہار کی مندرجہ بالا تحریر کے سیاق کلام سے دکھا چکا ہوں کہ سبز اشتہار صفحہ ۷ کے محولہ بالا الفاظ میں صرف مصلح موعود ہی کے لئے اپنی میعاد کے اندر پیدا ہونے کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اور یہ کہ اس جگہ میعاد سے مراد نو سالہ میعاد ہے۔ مگر مصری صاحب نے اس وجہ سے کہ اس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء کا حوالہ دیا ہے لکھا ہے۔

"اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کی طرف جب رجوع کرتے ہیں۔ تو اس میں ہمیں وہ میعاد الفاظ قریب مدت تک میں مذکور مل جاتی ہے جس کا ذکر وعدے کے موافق اپنی میعاد کے الفاظ میں پایا جاتا ہے۔ پس سبز اشتہار میں جو یہ ذکر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ اس کے معنی صرف اور صرف یہی ہیں۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے وعدہ مندرجہ اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے موافق قریب مدت تک ضرور پیدا ہوگا۔" (شان مصلح موعود صفحہ ۱۱۷ و ۱۱۸)

اگر بطور تنزل مصری صاحب کے اس استدلال کو درست بھی مان لیا جائے تو بھی انہیں یہ امر قطعاً کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ کیونکہ میں ثابت کر چکا ہوں کہ صفحہ ۷ پر محمود نامی لڑکے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو پیشگوئی درج فرمائی ہے۔ وہ مصلح موعود کے لئے ہی ہے۔ اسی طرح یہ امر بھی پہلے ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں بھی ایک مدت قریب میں جس محمود کی پیدائش کے متعلق پیشگوئی کی گئی ہے۔ وہ مصلح موعود ہی ہے۔

مزید تشریح

اب اگر زیر بحث حوالہ میں میعاد سے مراد ایک مدت قریب ہی لی جائے۔ تو میں کہتا ہوں۔ یہ نو سال والی میعاد کی مزید تشریح ہوگی۔ کیونکہ سبز اشتہار میں نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نو سالہ میعاد کو بشیر اول کے متعلق قرار دیا ہے۔ اور نہ اس کے مصلح موعود کے متعلق میعاد ہونے سے انکار فرمایا ہے بلکہ آپ نے تو لیکھرام کے اعتراض کے جواب میں نو سالہ میعاد کو مصلح موعود کے لئے ہی ذکر فرمایا ہے۔ پس مصری صاحب کی بات کو درست مان لینے کی صورت میں کہ زیر بحث حوالہ میں میعاد سے مراد مدت قریب ہی ہے۔ عبارت زیر بحث کا مفہوم یہ بن جائے گا۔ کہ وہ مصلح موعود جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام قبل ازیں نو سال کے اندر پیدا ہونے کی پیشگوئی فرما چکے ہیں اب اس کے متعلق خدا تعالیٰ کی طرف سے مزید تشریح کے طور پر آپ کو یہ علم دیا گیا۔ کہ وہ قریب مدت میں پیدا ہو جائے گا۔

اس صورت میں یہ بات ایسی ہی بن جاتی ہے جیسے پہلے حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام نے باعلام الٰہی مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے تین سال کے اندر فوت ہو جانے کی خبر دی۔ مگر بعد میں خدا تعالیٰ نے آپ کو اس کے متعلق آگاہ فرما دیا۔ کہ وہ قریب مدت میں ہی فوت ہو جائیگا۔ چنانچہ وہ چھ ماہ کے عرصہ میں فوت ہو گیا۔ اب جس طرح چھ ماہ والی میعاد سہ سالہ میعاد کی مزید تشریح اور تفصیل ہے۔ اسی طرح ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ مصلح موعود کے متعلق ایک مدت قریب میں پیدا ہونے کی خبر اس سے پہلے بتائی ہوئی نو سالہ میعاد کی مزید تشریح اور تفصیل ہے

اپنی دلیل کو خود رد کر دیا

ناظرین کرام معلوم کر چکے ہیں۔ کہ مصری صاحب کو سبز اشتہار صفحہ ۷ کی زیر بحث تحریر میں میعاد سے مراد ایک مدت قریب لینے پر بدیں وجہ اصرار ہے کہ اس پیشگوئی کے شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حوالہ صرف اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء کا دیا ہے جس میں ایک مدت قریب میں لڑکا پیدا ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ اسی بناء پر وہ لکھتے ہیں۔

"پس یہ جو ذکر ہے کہ خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ اس کے معنی صرف اور صرف یہی ہیں۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے وعدہ مندرجہ اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے موافق مدت قریب تک ضرور پیدا ہوگا۔" (شان مصلح موعود صفحہ ۱۱۷ و ۱۱۸)

لیکن مصری صاحب نے خود ہی اپنی اس دلیل کو رد کر دیا ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ مصری صاحب نے اپنی کتاب کے صفحہ ۱۱۹ پر پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک کشف سے جو مدت قریب والی تحریر سے بعد کا ہے بزعم خود بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کی خبر کا ذکر نکالتے ہوئے بلا توقف کے لفظ کو بھی اس میعاد میں شامل کر لیا ہے اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ یہ سمجھتے ہوئے ایسا کیا ہے۔ کہ قریب مدت تک اور بلا توقف ہم معنی الفاظ نہیں (شان مصلح موعود صفحہ ۱۱۹) اور اس طرح بلا توقف کا لفظ شامل کر کے سبز اشتہار کی محولہ عبارت یوں قرار دے دی ہے۔ کہ "وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق بلا توقف ضرور پیدا ہوگا۔" (شان مصلح موعود صفحہ ۱۲۰)

اپنی کتاب کے صفحہ ۱۱۷ و صفحہ ۱۱۸ پر تو مصری صاحب کو اس امر پر بڑی شدومد سے اصرار تھا۔ کہ میعاد کے معنی صرف اور صرف قریب مدت تک ہی ہیں۔ اور دلیل یہ تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جگہ محمود نامی لڑکے کے متعلق پیشگوئی کے ذکر میں حوالہ صرف اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء کا دیا ہے۔ مگر آگے چلکر انہوں نے ایک کشف کے جو ۱۰ جولائی کے بعد کا ہے اپنے مزعومہ بلا توقف کے الفاظ کو سبز اشتہار کے صفحہ ۷ میں اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا کے الفاظ میں شامل کر لیا۔ اور یہ تسلیم کرتے ہوئے شامل کیا۔ کہ مدت قریب اور بلا توقف کے الفاظ ہم معنی ہیں۔ مصری صاحب کے اس طریق سے صاف ظاہر ہے۔ کہ انہیں خود اپنی دلیل پر یقین نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے خطبات جمعہ کو جلد سے جلد احباب کرام تک پہنچانے والا اخبار صرف "الفضل" ہے۔ لہذا جو دوست روزانہ "الفضل" نہیں خرید سکتے۔ وہ "الفضل کا خطبہ نمبر" ضرور خرید فرمائیں قیمت سالانہ اڑھائی روپیہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس جب ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار کے حوالہ کے باوجود وہ بعد کے ایک کشف کو اس میعاد کا بتلانے والا قرار دے سکتے ہیں۔ تو ہمیں کیوں حق نہیں کہ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار سے پہلے کے تین اشتہارات میں مصلح موعود کے لئے جو ۹ سالہ میعاد بیان کی گئی ہے۔ اس حوالہ زیر بحث حوالہ میں اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا" سے وہی نو سالہ میعاد مراد لیں۔

اگر سبز اشتہار کا بامعان نظر مطالعہ کیا جائے تو بات دراصل یہی معلوم ہوتی ہے اشتہار دہم جولائی کا حوالہ اسجگہ صرف مصلح موعود کا نام محمود بتانے کے لئے دیا گیا ہے۔ اور اس کے بعد میعاد کے اندر ضرور پیدا ہونے کے متعلق پیشگوئی کے ذکر میں وہی میعاد مراد لی گئی ہے۔ جو اس سے پہلے کے تین اشتہارات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصلح موعود کے لئے بیان کر چکے ہیں۔ اور وہ نو سالہ میعاد ہی ہے۔ اگر یہ میعاد منسوخ ہو چکی ہوتی۔ یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سبز اشتہار لکھنے کے وقت اسے بشیر اول کے متعلق قرار دے چکے ہوتے۔ تو ضرور بشیر اول پر اسے سبز اشتہار میں چسپاں کر دیتے مگر آپ نے تو اس کے خلاف لیکھرام پشاوری کے اعتراض کو رد کرتے ہوئے پھر اسی میعاد ۹ سالہ کو صرف مصلح موعود کے لئے ہی بیان فرمایا ہے۔ ہاں اگر ایک مدت قریب کی خبر کو بھی بطور تشریح اسجگہ ملحوظ رکھ لیا جائے تو اس سے کوئی محذور لازم نہیں آتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بشیر اول کی وفات پر معترضین کو جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ہاں یہ تعریفیں جو اوپر گذر چکی ہیں ایک آنے والے لڑکے کی نسبت عام طور پر بغیر کسی تخصیص و تعیین کے اشتہار ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء میں ضرور بیان کی گئی ہیں۔ لیکن اس اشتہار میں یہ تو کسی جگہ نہیں لکھا کہ جو ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء کو لڑکا پیدا ہوگا وہی مصداق ان تعریفوں کا ہے۔ بلکہ اس اشتہار میں اس لڑکے کے پیدا ہونے کی کوئی تاریخ مندرج نہیں کہ کب اور کس وقت ہوگا"۔

(سبز اشتہار صفحہ ۳ بحوالہ الشان مصلح موعود)

مصری صاحب نے اس حوالہ کا ذکر یوں کیا ہے

اس اشتہار کا آخری فقرہ صاف دلالت کر رہا ہے۔ کہ مصلح موعود کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں۔ یہ دھوکا نہیں کھانا چاہئے۔ کہ اس فقرے میں وقت کی تعیین کی نفی ۲۰ فروری ۸۶ء کے اشتہار کے حوالہ کی گئی ہے۔ کیونکہ اسی اشتہار کا حوالہ دینا بتاتا ہے۔ کہ مصلح موعود کے لئے مطلقاً کوئی وقت نہیں"۔

شان مصلح موعود صفحہ ۲۱۶

بنائے فاسد علی الفاسد

پھر بنائے فاسد علی الفاسد کے طور پر اس پر ایک اور عمارت کھڑی کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"پس حضور کا مصلح موعود کے لئے میعاد کی نفی کرنا اور اس کا اثبات نہ کرنا صاف بتا رہا ہے۔ کہ وہ میعاد نوسالہ کے متعلق قطعی فیصلہ کر چکے ہیں۔ کہ وہ مصلح موعود کے بارے میں نہیں بلکہ بشیر اول کے بارے میں تھی"۔

شان مصلح موعود صفحہ ۲۱۷

یہ ہے مصری صاحب کے دلائل کی حقیقت اس حوالہ سے تو معمولی عقل کا آدمی بھی یہ نتیجہ نہیں نکال سکتا۔ کہ اس اشتہار کا حوالہ دینا بتاتا ہے۔ کہ مصلح موعود کے لئے مطلقاً کوئی وقت مقرر نہیں"۔ کیونکہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں مصلح موعود کے لئے کسی تاریخ پیدائش کے مندرج ہونے کی نفی فرمائی ہے نہ کہ اس کے بعد کے تین اشتہارات کی ان عبارتوں کو بھی منسوخ فرما دیا ہے۔ جن میں مصلح موعود کے لئے ۹ سالہ میعاد بیان کی گئی ہے۔ اور یہاں تک تحریر فرمایا گیا ہے کہ

"ایسا خیال کرنا کہ ان اشتہارات میں مصداق ان تعریفوں کا اسی پسر متوفی کو ٹھہرایا گیا تھا۔ سراسر ہٹ دھرمی اور بے ایمانی ہے"۔

علاوہ ازیں زیر بحث عبارت پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو حاشیہ دیا ہے۔ وہ بھی قابل غور ہے۔ حضور اس حاشیہ میں انہی تین اشتہارات میں سے دو کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اشتہار ۱۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء یہ ہے کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جواب پیدا ہوگا۔ یہ وہی لڑکا ہے۔ یا وہ کسی اور وقت میں ۹ برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا"۔

دیکھو اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء

عبارت اشتہار ۷ اگست ۱۸۸۷ء یہ ہے۔

"اے ناظرین میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ لڑکا جس کے تولد کے لئے میں نے اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء میں پیشگوئی کی تھی وہ ۱۶ ذیقعدہ مطابق ۷ اگست میں پیدا ہوگیا۔ دیکھو اشتہار ۷ اگست ۱۸۸۷ء مطبوعہ وکٹوریہ پریس لاہور

کیا ان تینوں اشتہارات میں جو لیکھرام پشاوری نے جوش میں آکر پیش کئے ہیں۔ بو تک بھی اسبات کی پائی جاتی ہے۔ کہ ہم نے کبھی پسر متوفی کو مصلح موعود اور عمر پانے والا قرار دیا ہے۔

تین اشتہار

لیکھرام پشاوری نے اپنے اعتراض کے ثبوت میں اشتہار ۲۰ فروری اور اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء اور اشتہار ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو پیش کیا تھا۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والے اشتہار کے متعلق تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ جواب دیا۔ کہ اس میں موعود لڑکے کے متعلق کوئی تاریخ درج نہیں۔ کہ کب اور کس وقت ہوگا۔ دوسرا اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کا ہے۔ اس میں گو ایک لڑکے کے لئے ایک مدت حمل سے تجاوز نہ کرنے کی خبر دی گئی ہے مگر وہاں صاف لکھ دیا گیا ہے۔ کہ خدا تعالے کی طرف سے آپ پر یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جواب پیدا ہوگا۔ یہ وہی لڑکا یعنی مصلح موعود اور عمر پانے والا لڑکا ہے۔ یا وہ کسی اور وقت میں ۹ برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔ پھر ۷ اگست ۱۸۸۷ء کے اشتہار کا حوالہ دے کر آپ نے بتا دیا ہے۔ کہ اس تاریخ کو پیدا ہونے والے لڑکے کو ہرگز عمر پانے والا اور مصلح موعود قرار نہیں دیا گیا اب دیکھئے اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کا حوالہ دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاف ۹ سالہ میعاد مصلح موعود کے لئے ہی تسلیم کی ہے۔ پس مصری صاحب کا یہ کہنا کہ "۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار کا حوالہ دینا بتاتا ہے۔ کہ مصلح موعود کے لئے مطلقاً کوئی وقت مقرر نہیں"۔ باطل ثابت ہوا۔

میں بفضل خدا یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ مصری صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی تحریر سے ایک فقرہ بھی ایسا پیش نہیں کر سکتے۔ جس میں آپ نے ۹ سالہ میعاد کو قطعی طور پر بشیر اول پر چسپاں کیا ہو۔

مصری صاحب سے ایک حوالہ کا مطالبہ

مصری صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۲۱۹ پر لکھتے ہیں۔

حضور کے ذہن میں خلیفہ صاحب کی پیدائش کے وقت بھی مصلح موعود کی پیدائش کے لئے ایک مدت مقرر تھی۔ اور وہ اپنی زندگی کا زمانہ تھی۔

سبز اشتہار لکھنے سے ۳۴ دن بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے پیدا ہوتے ہیں۔ اور مصری صاحب کہتے ہیں۔ اسوقت حضرت مسیح موعود کے ذہن میں اپنی زندگی کا زمانہ مصلح موعود کے لئے مدت مقرر تھی۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا مصری صاحب نے ان ۳۴ دنوں کے اندر کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی تحریر میں یہ امر پڑھا ہے۔ اگر پڑھا ہے۔ تو وہ تحریر بتائیں۔ مجھے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان ایام کی کوئی تحریر نہیں ملتی۔ جس میں حضور نے ایسا خیال ظاہر فرمایا ہو۔ اور مجھے یہ بھی کامل یقین ہے۔ کہ مصری صاحب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی ایسی تحریر پیش نہیں کر سکتے۔

خاکسار قاضی محمد نذیر لائلپوری

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ جن کے گھر میں یہ مرض لاحق ہو۔ وہ خود "حضرت حکیم مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ طبیب شاہی سرکار جموں و کشمیر کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ حضور کے حکم سے یہ دواخانہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہے۔ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکشت منگوانے والے سے ایک روپیہ تولہ علاوہ محصولڈاک لیا جائیگا

عبد الرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

(211)

عید کے ایام میں مجالس خوشی منعقد کرنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل ۹ ماہ شوال ۱۳۵۸ ہجری مطابق ۱۶ نومبر ۱۹۳۹ء میں ایک مضمون بعنوان "عید کے ایام میں مجالس خوشی منعقد کرنا" شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے واقعات بتاتے ہیں کہ عید کے ایام میں مجلس قائم کرنا اور گانا سننا جائز امور میں سے ہے چنانچہ لکھا ہے کہ حضرت عائشہؓ کے گھر حمامہ اور ایک اور لڑکی دف بجا کر گاتی تھیں اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بھی تمام جسم پر ایک کپڑا اوڑھے تشریف فرما تھے۔ اسی اثناء میں حضرت ابوبکر آئے اور ان لڑکیوں کو گانے سے روکا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا روئے مبارک ننگا کیا اور فرمایا دعھما یا ابابکر انھا ایام عید۔ اے ابوبکر! یہ عید کے دن ہیں انہیں گانے دیں دوسری حدیث میں آیا ہے کہ عید کے دن حبشی آکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھیلنے لگے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا۔ میں گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھے کے اوپر سے کھیل دیکھنے لگی فما زلت انظر الیھم حتی کنت انا الذی انصرفت (نسائی جلد ا ص ۲۳۶) پس میں ان حبشیوں کو دیکھتی رہی۔ یہاں تک کہ میں نے خود اپنی مرضی سے دیکھنا ترک کیا۔

ان احادیث سے ثابت ہے کہ عید کے دنوں میں خوشی کی مجلس قائم کرنا جائز ہے۔ خود رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایسی مجلس میں شریک ہوئے۔ اور ایسی مجلس کے روکنے والے کو آپ نے خود روکا۔ نیز ثابت ہے کہ ایسی مجلس میں لوگوں کو دعوت دی جاسکتی ہے"

بلا شبہ یہ تو درست ہے کہ ایام عید خوشی اور مسرت کے ایام ہیں۔ جائز رنگ میں اظہار مسرت ضروری ہے۔ اسلام نے ان دنوں میں خوشی کے اظہار کے لئے اعلیٰ لباس پہننے۔ خوشبو لگانے۔ ہدایا اور تحائف بھیجنے۔ دور و نزدیک سے احباب کے اجتماع کی تاکید کی ہے۔ لیکن یہ امر کہ "عید کے ایام میں مجلس قائم کرنا اور گانا سننا جائز امور میں سے ہے" محل نظر ہے سب سے پہلے یاد رکھنا چاہئے۔ کہ اول الذکر حدیث پر مختلف طریق سے غور کرنے پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک عید کے موقعہ پر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم باہر سے گھر میں تشریف لائے حضرت عائشہ صدیقہ رض کے پاس دو انصاری لڑکیاں جنگ بعاث کا گیت گا رہی تھیں۔ حضور اندر داخل ہوئے اور دوسری طرف منہ کر کے بستر پر لیٹ گئے تب حضرت ابوبکر رض آئے۔ تو انہوں نے گانے کو ناپسند کیا اور ڈانٹا حضور علیہ السلام نے فرمایا ان کو جانے دو۔ حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں۔ کہ جب ان کی توجہ دوسری طرف ہوئی تو میں نے ان بچیوں کو چلے جانے کا اشارہ کیا اور وہ چلی گئیں۔

صحیح البخاری میں مندرجہ بالا روایت کے قریباً یہی الفاظ ہیں جو اوپر ذکر ہوئے ہیں۔ صحیح مسلم کی روایت میں آتا ہے کہ وہ دونو لڑکیاں لیستا بمغنیتین باقاعدہ گانے والی نہ تھیں۔ پھر شراح حدیث نے لفظ جاریتان سے استدلال کیا ہے کہ وہ دونو بچیاں نابالغ تھیں چنانچہ سنن نسائی کی شرح میں امام جلال الدین السیوطی رح اور علامہ سندی رح نے یہی لکھا ہے۔

اس واقعہ سے واضح ہو جاتا ہے کہ اس وقت حضرت عائشہ رض کی چھوٹی عمر کے باعث انصار کی دو بچیاں ان کے پاس تھیں۔ عید کا دن تھا۔ وہ پرانے گیت گا رہی تھیں۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کوئی شرعی نقص نہ دیکھتے ہوئے ازراہِ دلداری انہیں نہ روکا۔ یقیناً بچیوں کا ایسے موقعہ پر گھر میں ایسے رنگ میں خوشی منانا ہرگز قابل اعتراض نہیں۔ بلکہ یہ تو انسانی فطرت کی صحیح تربیت ہے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اس واقعہ کی روشنی میں یہ کہنا کہ "عید کے ایام میں مجلس قائم کرنا اور گانا سننا جائز امور میں سے ہے" درست ہے؟ اور اس سے کوئی غلط فہمی تو پیدا نہ ہوگی؟ جہاں تک مجھے معلوم ہے "مجلس قائم کرنا اور گانا سننا" عام استعمال میں قوالی وغیرہ کی صورتوں پر بھی بولا جاتا ہے۔ اگر الفضل میں شائع شدہ الفاظ سے کوئی شخص قوالی کے جواز کا استنباط کرے تو یقیناً فاضل مضمون نگار بھی اس کی تردید کریں گے۔ "الفضل" میں جب یہ الفاظ موجود ہیں۔ کہ

جس حد تک شریعت نے کسی بات کو جائز رکھا ہے۔ اس کا لحاظ رکھتے ہوئے اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئیے۔ اور خوشی کی مجالس اسلام کی تعلیم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے ماتحت اس عمدگی کے ساتھ قائم کرنی چاہئیں۔ کہ دوسروں کے لئے نمونہ ہوں اور ان میں کوئی بات شریعت کے احکام اور اعلیٰ اخلاق کے خلاف نہ ہو"

تو کوئی شخص قوالی کے جواز کا استنباط کس طرح کر سکتا ہے۔ یا کوئی اور نا روا بات کیونکر جائز سمجھ سکتا ہے۔ ایڈیٹر) پھر ایک اور صورت "مجلس قائم کر کے گانا سننے" کی یہ ہو سکتی ہے۔ کہ بہت سے مرد ایک جگہ جمع ہو کر کسی عورت کا راگ سنیں خواہ وہ گانے والی عورت نظر آتی ہو جیسا کہ پرانے طرز کی محافل میں ہوتا ہے۔ خواہ وہ گانے والی عورت نظر نہ آتی ہو جیسا کہ ریڈیو کے آلات پر عورتوں کے گانے سنے جاتے ہیں یا فونوگراف کے ریکارڈوں میں عورتوں کے گیت سنے جاتے ہیں۔ بادی النظر میں زیر بحث مضمون مندرجہ الفضل کا رجحان اس صورت کے جواز کی طرف ہے اگر یہ بات درست ہے تو میرے نزدیک اس کی تردید ضروری ہے۔ اسلام نے سال کے کسی دن بھی اس امر کی اجازت نہیں دی۔ کہ مرد غیر محرم عورتوں کے گانے سنیں۔ اس بارے میں اسلام نے عید یا غیر عید کی کوئی تخصیص نہیں کی۔ اسلام کے درمیانی زمانہ میں جب اس قسم کی بعض بدعات کو کرنے در طبع انسانوں نے روا رکھا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تشریف لا کر اسلام کی صحیح تعلیم کو روز روشن کی طرح پیش فرما دیا ہے۔ حضور سورۃ نور کی آیت قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم کا ترجمہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"ایماندار وں کو جو مرد ہیں کہدے کہ آنکھوں کو نامحرم عورتوں کے دیکھنے سے بچائے رکھیں۔ اور ایسی عورتوں کو کھلے طور سے نہ دیکھیں جو شہوت کا محل ہو سکتی ہوں۔ اور ایسے موقع پر خوابیدہ نگاہ کی عادت پکڑیں۔ اور اپنے ستر کی جگہ کو جس طرح ممکن ہو بچا دیں۔ ایسا ہی کانوں کو نامحرموں سے بچا دیں یعنی بیگانہ عورتوں کے گانے بجانے اور خوش الحانی کی آوازیں نہ سنیں۔ ان کے حسن کے قصے نہ سنیں۔ یہ طریق پاک نظر اور پاک دل رہنے کے لئے عمدہ طریق ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص ۳۲)

پھر حضور رقم فرماتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی کہ ہم نامحرم عورتوں کو بلا تکلف دیکھ تو لیا کریں۔ اور ان کی تمام زینتوں پر نظر ڈال لیں اور ان کے تمام انداز ناچنا وغیرہ مشاہدہ کر لیں لیکن پاک نظر سے دیکھیں۔ اور نہ یہ تعلیم ہمیں دی ہے۔ کہ ہم ان بیگانہ جوان عورتوں کا گانا بجانا سن لیں اور ان کے حسن کے قصے بھی سنا کریں۔ لیکن پاک خیال سے سنیں۔ بلکہ ہمیں تاکید ہے کہ ہم نامحرم عورتوں کو اور ان کی زینت کی جگہ کو ہرگز نہ دیکھیں نہ پاک نظر سے اور نہ ناپاک نظر سے اور ان کی خوش الحانی کی آوازیں اور ان کے حسن کے قصے نہ سنیں نہ پاک خیال سے اور نہ ناپاک خیال سے بلکہ ہمیں چاہئیے کہ ان کے سننے اور دیکھنے سے نفرت رکھیں جیسا کہ مردار سے۔ تا ٹھوکر نہ کھاویں کیونکہ ضرور ہے کہ بے قیدی کی نظروں سے کسی وقت ٹھوکریں پیش آویں۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص ۴۴)

ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال ہوا۔ کہ شادی کے موقعہ پر گھر میں عورتوں کا مل کر گانا کیسا ہے؟ حضور نے فرمایا۔

"اگر گیت گندے اور ناپاک نہ ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے ..... غرض اس طرح پر اگر وہ فسق و فجور کے گیت نہ ہوں تو منع نہیں۔ مگر مردوں کو نہیں چاہیئے کہ عورتوں کی ایسی مجلسوں میں بیٹھیں۔ یہ یاد رکھو کہ جہاں ذرا بھی مظنہ فسق و فجور کا ہو وہ منع ہے"۔ (فتاویٰ احمدیہ جلد ۲ صفحہ ۱۷-۱۸)

ان حوالجات سے ظاہر ہے۔ کہ اسلام نے کسی موقعہ پر بھی یہ اجازت نہیں دی۔ کہ غیر محرم عورتوں کا گانا سنا جائے۔ خواہ وہ عورتیں سامنے ہوں یا پس پردہ۔ اور اس قسم کی مجالس خوشی کی اسلام و احمدیت کی رو سے اجازت نہیں۔

اب "مجلس قائم کر کے گانا سننے" کی صرف ایک صورت باقی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ عید کے دن مشاعرہ قائم کیا جائے۔ اور عید الفطر اور عید الاضحی کے موقعہ پر سب ایماندار مجلس قائم کر کے گانا سننے کے لئے جمع ہوں۔ اندریں صورت اگرچہ گانے والے مرد ہونگے مگر اول تو اس صورت کو عید کے دن مجلس خوشی قرار دینا کوئی زیادہ موزوں نہیں۔ دوسرے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مشاعرہ کے متعلق فرما چکے ہیں:۔

"یہ تضیع اوقات ہے کہ ایسی انجمنیں قائم کی جائیں۔ اور لوگ شعر بنانے میں مستغرق رہیں"۔ (فتاویٰ صفحہ ۲۴۳)

الغرض "مجلس قائم کر کے گانا سننے" کی تمام مروجہ صورتیں قبیح۔ ناپسندیدہ بلکہ بعض تو شرعاً حرام ہیں۔ ان کی اسلام نہ عید کے روز کیلئے اجازت دیتا ہے۔ نہ کسی دوسرے دن کے لئے۔ ہاں اول الذکر حدیث کی روشنی میں یہ جائز ہے۔ کہ گھروں میں بچیاں عید وغیرہ کے موقعہ پر مسرت کے اظہار کے لئے بعض اچھے گیت گایا کریں۔ اس سے بھی گھروں میں خوشی کی لہر دوڑ جائے گی۔ لیکن اس طریق کو "مجلس قائم کر کے گانا سننے" سے کوئی نسبت نہیں۔

دوسری حدیث یعنی حبشیوں کے عید کے دن کھیلنے والی حدیث میں گانا سننے کا تو ذکر نہیں۔ البتہ اتنا بیان ہؤا ہے جیسا کہ مختلف احادیث پر یکجائی نظر کرنے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ عید کے دن حبشی لوگ مدینہ میں ہتھیاروں کے ساتھ کھیل دکھلاتے تھے۔ اور انہوں نے یہ کھیل مسجد میں دکھایا۔ حضور علیہ السلام نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کو بھی یہ کھیل ان کے حجرہ کے دروازہ کے سامنے سے دکھلایا۔ یہ کھیل دراصل سپاہیانہ کرتبوں پر مشتمل تھا۔ اور حبشی اپنے طریق پر ایسے کرتب دکھاتے تھے۔

اس واقعہ میں بھی مجلس قائم کرنے کا کوئی بیان نہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بھی اس واقعہ کو بیان فرما کر یہ استدلال نہیں فرمایا۔ کہ ایام عید میں مجالس قائم کیا کرو۔ بلکہ ان کے الفاظ یہ ہیں:۔

فاقدروا قدر الجارية الحديثة السن الحريصة على اللهو۔ کہ اے لوگو! اس سے تم سمجھ سکتے ہو۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نوعمر لڑکی کے جذبات لہو کا کتنا لحاظ رکھتے تھے۔ تم بھی ایسا کیا کرو۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ حبشیوں کا یہ کھیل کسی مقررہ پروگرام کے ماتحت نہ تھا۔ تا اسے مجلس قائم کرنا قرار دیا جا سکے بلکہ ایک اتفاقی واقعہ تھا۔ اور غالباً یہ ایک ہی مرتبہ ہؤا یہی وجہ تھی کہ جب حضرت عمرؓ نے انہیں مسجد میں دیکھا تو ان پر ناراض ہوئے اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعهم يا عمر فانهم بنو ارفدة اے عمرؓ انہیں جانے دو یہ تو فرزندان ارفدہ ہیں یعنی فلاں قبیلے کے لوگ یا فوجی کرتب کرنے والے ہیں (سنن نسائی جلد ۳ صفحہ ۱۹۶ مطبوعہ مصر) اس سے ثابت ہے کہ یہ واقعہ کسی باقاعدہ تجویز کے ماتحت نہیں تھا۔ اور قبل ازیں اس کا وقوع نہ ہؤا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وقتی مصلحت کے ماتحت اسے جاری رہنے دیا۔

شارحین حدیث نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے وفيه جواز نظرهن الى لعب الرجال من غير نظر الى نفس البدن اذ نظر المرأة الى وجه الرجل الاجنبي ان كان بشهوة فحرام اتفاقاً وان كان بغير شهوة فالاصح التحريم وقيل كان هذا قبل نزول "قل للمؤمنات يغضضن من ابصارهن" او قبل بلوغها رضي الله تعالى عنها۔ یعنی اس حدیث سے اتنا جائز ثابت ہوتا ہے۔ کہ عورتیں مردوں کے کھیل کے کرتب دیکھ سکتی ہیں۔ لیکن وہ ان کے بدن کو نہ دیکھیں کیونکہ عورت کا غیر محرم مرد کے چہرہ کو شہوت سے دیکھنا تو بالاتفاق حرام ہے۔ اور بغیر شہوت کے بھی دیکھنا صحیح مذہب کی رو سے حرام ہے۔ بعض شارحین نے کہا ہے۔ کہ حضرت عائشہؓ کا یہ واقعہ سورۃ نور کی آیت کے اترنے سے پہلے کا ہے۔ یا حضرت عائشہؓ کے بالغ ہونے سے قبل کا ہے۔

(الکرمانی شرح البخاری جلد ۶ صفحہ ۴۱ مصری)

علامہ الکرمانی نے اسی جگہ لکھا ہے:۔

واما لعب الحبشة فليس فيه انه صلى الله عليه وسلم خرج به في العيد ولا امر اصحابه بالتأهب به ولم يكن الحبشة له صلى الله عليه وسلم عسكراً ولا انصاراً وانما هم قوم يلعبون (الکرمانی جلد ۶ صفحہ ۴۱)

یعنی حبشیوں کے کھیل کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے لئے جاری نہیں کیا۔ اور نہ اسے عید کے موقعہ پر لے گئے۔ اور نہ صحابہ کو اس کے لئے تیاری کا حکم دیا۔ یہ حبشی نہ آنحضور علیہ السلام کے لشکر میں تھے نہ آپ کے مددگاروں میں تھے۔ وہ تو صرف کھیلنے والے لوگ تھے

اس سے ظاہر ہے کہ یہ واقعہ ایسا ہی ہے جیسا کہ بعض ادنےٰ اقوام سانسی مداری وغیرہ۔ ایسے اجتماع کے موقعوں پر کھیل دکھا کر خیرات مانگتے ہیں۔ یہی حال ان حبشیوں کا تھا۔ ہاں اتنا فرق ہے کہ ہمارے ملک میں اس قسم کے کھیل فوجی رنگ نہیں رکھتے اور حبشیوں کا وہ کھیل فوجی کرتبوں پر مشتمل تھا۔ میرے خیال میں اس قسم کے واقعہ کو عید کے ایام میں مجلس خوشی کے انعقاد سے تعبیر کرنا درست نہیں۔

خلاصہ بیان یہ ہے کہ مجلس قائم کرنا اور گانا سننا اپنے معنیٰ دراصل الذهن معنے کے رو سے ہرگز جائز نہیں۔ اس میں عید اور غیر عید کا کوئی امتیاز نہیں۔ اور اس زمانہ میں جب کہ چاروں طرف گانے بجانے کے سامان ہیں۔ اور عورتوں کا گانا سننا ایک فیشن بن رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ کے مطابق اس قسم کی مہلکات سے اجتناب پاکیزگیٔ دل کے لئے ضروری اور لازمی ہے۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری

عرقِ ماءاللحم انگوری دوآتشہ

مفرح۔ مولد و مصفی خون۔ فرحت افزا کمزوری ناطاقتی دور کر کے صحت کامل بخشتا ہے۔

صحت برقرار رکھنے۔ طاقت بڑھانے اور سردی سے محفوظ رہنے کیلئے خاص چیز ہے۔ انگریزی دواؤں کی مانند بدمزہ اور بدبودار نہیں۔

غذا کی غذا۔ دوا کی دوا

قیمت فی بوتل (۱۲ خوراک) دو روپیہ۔ درجن بوتل بتیس روپیہ

دو بوتل سے کم باہر روانہ نہیں کیا جاتا

اسناد رؤسا دیکھا موجود ہیں مفصل حالات جاننے کیلئے ہمارا سرٹری کا اشتہار مفت طلب کیجئے۔

نصف صدی سے متواتر تیار کرنیوالے

دواخانہ ڈاکٹر حکیم حاجی غلام نبی زبدۃ الحکماء شاہی سند یافتہ موچی دروازہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب ادائیگی قیمت کو جلسہ سالانہ پر ملتوی نہ فرمائیں

جن احباب کا چندہ ۲۰ نومبر ۱۹۳۹ء سے قبل کسی تاریخ کو ختم ہوتا تھا۔ ان کے نام ۱۷ نومبر کو وی پی ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ افسوس ہے۔ بعض احباب اس وقت تک جب کہ وی پی ارسال کئے جا چکے ہیں۔ اس امر کی اطلاع دے رہے ہیں۔ کہ وہ جلسہ سالانہ پر چندہ ادا کر دیں گے۔ ایسے تمام احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ براہ کرم جلسہ سالانہ پر ادائیگی کو ملتوی نہ فرمائیں۔ بلکہ اس وقت تکلیف اٹھا کر بھی وی پی وصول فرمالیں۔ کیونکہ روزمرہ کے اخراجات کے لئے اس وقت بھی روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ امید ہے۔ احباب ہماری اس گذارش کو قبول فرماتے ہوئے وی پی وصول فرمالیں گے۔ اسی طرح دوسرے احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ چندہ کی ادائیگی کو حتی الامکان جلسہ پر ملتوی نہ فرمادیں۔ (خاکسار منیجر الفضل)

ضرورت استانی

چک نمبر 122/R.1 میں ایک معزز احمدی دوست کو ایک قابل اور ادھیڑ عمر کی استانی کی ضرورت ہے۔ جس کی تنخواہ ۱۵/- ماہوار ہوگی۔ احمدی خواتین جو اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ جلد سے جلد نظارت ہذا میں درخواستیں مع کوائف ارسال کریں۔ جو زیادہ سے زیادہ ۵ دسمبر ۱۹۳۹ء تک موصول ہو جانی چاہئیں۔

(ناظر امور عامہ۔ قادیان)

دعائے مغفرت

(۱) ۲۴ اکتوبر کو اہلیہ صاحبہ محمد حیات خانصاحب ہیڈ کلرک ڈسٹرکٹ آفس صدر کچہری ملتان وفات پاگئیں۔ (۲) ۱۸ اکتوبر کو سیدہ عبدالخالق صاحب سونگھڑہ کی خوشدامن اور ۲۱ اکتوبر کو ان کی اہلیہ صاحبہ فوت ہو گئیں۔ (۳) چوہدری احمد علی صاحب ساکنہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے ۵ نومبر کو بعمر ۷۵ سال وفات پا گئے۔ (۴) چوہدری محمد شفیع صاحب گھٹیالیاں ۱۱ نومبر کو بعارضہ سل فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون دعائے مغفرت کی جائے۔

ایک شاندار تازہ تصنیف

"سلسلہ احمدیہ"

(از رشحات قلم جناب صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اس سال ایک نہایت ہی شاندار تصنیف "سلسلہ احمدیہ" کے نام سے رقم فرمائی ہے جس میں صاحبزادہ موصوف نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پچاس سالہ حالات اور واقعات کو نہایت مؤثر پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔ اس کے پڑھنے سے روح میں سرور اور ایمان میں تقویت پیدا ہوتی ہے۔ غیر احمدی احباب میں تقسیم کے لئے ایک نہایت ہی بہترین چیز ہے۔ کتابت اور طباعت نہایت عمدہ۔ حجم کتاب تین سو صفحات۔ کاغذ نہایت عمدہ اعلیٰ سفید۔ علاوہ ازیں اس میں چھ عدد نہایت شاندار فوٹو بھی لگائے گئے ہیں۔ پیشگی قیمت بذریعہ محاسب ارسال کرنے والوں کو صرف ۱۲/ میں دی جائے گی۔

منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

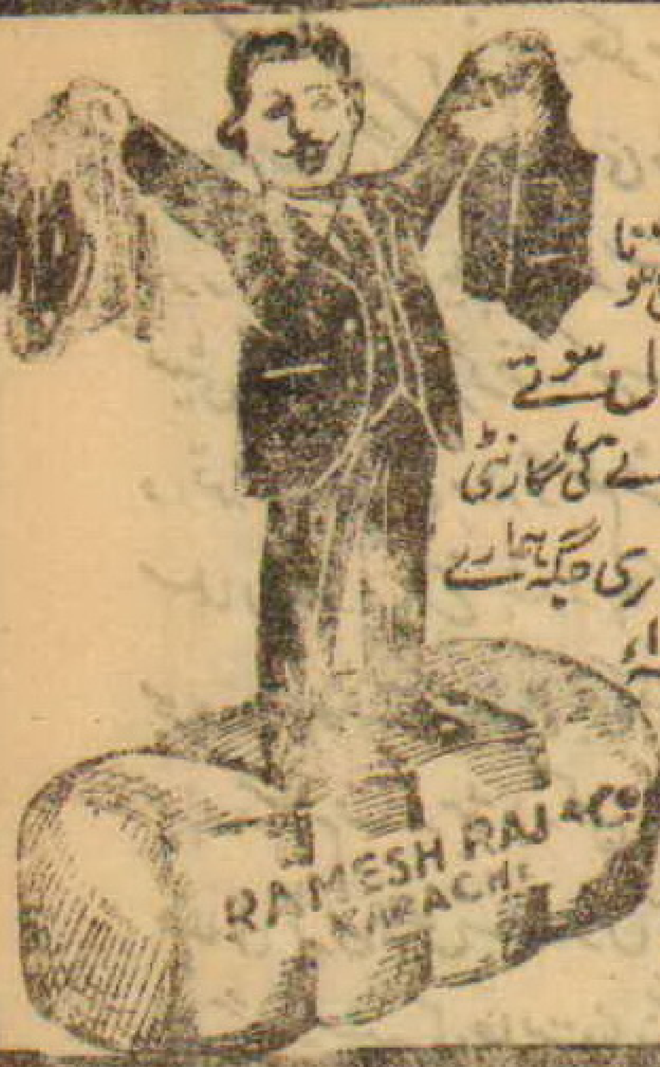

پرانے گرم کوٹ و کمبل

ہر سال ہندوستان بھر میں سب سے زیادہ ہمارا مال کھپت ہوتا ہے۔ ہمارے ہزاروں مستقل خریدار ہر سال نفع سے مال مال ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہم بہترین کوالٹی کا مال کم سے کم نرخوں پر سپلائی کرنے کی گارنٹی کرتے ہیں۔ ہر قسم کے کوٹ واسکوٹ جیسٹر اور کمبل جو دوسری جگہ ہمارے نرخوں سے ڈبل قیمت پر بھی نہیں ملسکتے آج ہی ۱۹۳۹-۴۰ء نرخنامہ منگوا کر آزمائشی آرڈر دیدیں۔

منیجر رمیش راج اینڈ کمپنی سوداگران کوٹ کراچی

سر درد۔ دانت درد۔ کان درد وغیرہ تمام دردوں میں یہ ایک آسان اور نہایت قابل اعتبار دوا ہے۔ اس کے اندر ایک بھی ایسا جزو نہیں جو زہریلا یا نقصان دہ ہو۔ اس کے استعمال سے فوری تسکین آنے کے ساتھ ہی یہ دردوں کے حقیقی اسباب کو دور کر کے پوری صحت لاتی ہے۔

امرت دھارا اندرونی اور بیرونی دونوں قسم کے دردوں کی نہایت قابل اعتبار دوا ہے۔ یہ صرف دردوں کو ہی رفع نہیں کرتی۔ بلکہ خون کے اندر تحریک لاکر مرض کو جڑ سے اکھاڑتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جوڑوں اور پٹھوں سے تعلق رکھنے والے دردوں اور چوٹ نیز زخم کے باعث ہونے والی سوجن اور درد کے لئے بے نظیر ایک لاثانی دوا ہے پیٹ درد اور شول میں اسے کھانے سے فوراً آرام آتا ہے قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ نمونہ آٹھ آنے

آج ہی کسی اچھی دکان سے ایک شیشی خرید کریں۔

امرت دھارا

امرت دھارا فارمیسی امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا پوسٹ آفس لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

سکھر ۲۰ نومبر۔ حکومت سندھ نے مسجد منزل گاہ زبردستی خالی کرالی ہے اور اس کی بازیابی کی کوشش کرنے والی کمیٹی کے کئی ممبر گرفتار کر لئے ہیں۔ اس واقعہ کے بعد کل ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ چھ مسلمان اور پانچ ہندو ہلاک اور تیس مجروح ہوئے۔ آج بھی کئی مقامات پر ہندو مسلم فساد ہوا۔ کئی بار پولیس کو گولی چلانی پڑی جس سے دس آدمی ہلاک ہو گئے۔ شہر کی حالت نازک ہے۔ مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔ اور فوجی پہرہ لگایا گیا ہے۔ مزید فوج منگوائی گئی ہے۔ بہت سی دوکانات جل کر راکھ کا ڈھیر ہو گئی ہیں۔ سکھر کے علاوہ روہڑی میں بلکہ ارد گرد کے بعض دیہات میں بھی ہندو مسلم فسادات ہو رہے ہیں۔ وہ دیہات تو شعلوں کی لپیٹ میں ہیں۔ روہڑی میں تین ہندو قتل ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۱۹ نومبر۔ جرمن ریڈیو نے اعلان کیا تھا۔ کہ برطانیہ نے غیر جانبدار ممالک کو دھمکی دی ہے۔ کہ اگر انہوں نے جرمنی کے ساتھ تجارت کا سلسلہ جاری رکھا۔ تو برطانیہ ان سے تعلقات منقطع کر لے گا۔ برطانیہ کے سرکاری حلقوں میں اس کی تردید کی جا رہی ہے۔

لاہور ۲۰ نومبر۔ حاجیوں کا پہلا جہاز ایس۔ ایس علوی ۳۰ تاریخ کو بمبئی سے روانہ ہو گا۔ اور ممکن ہے کراچی میں بھی ٹھہرے۔ اس کے تیسرے درجہ میں ۹۸۹ مسافروں کے لئے گنجائش ہے۔

چلی میں ایک پوسٹر شائع ہو کر در و دیوار پر چسپاں کیا گیا تھا۔ جس میں ہٹلر کو بندر قرار دیا گیا تھا۔ جرمن سفیر نے چلی گورنمنٹ کے پاس اس کے متعلق احتجاج کیا ہے۔

بحیرہ شمالی میں جرمنی نے جو سرنگیں بچھا رکھی ہیں۔ ان سے ٹکرا کر گذشتہ چند روز میں سات جہاز غرق ہو چکے ہیں جن میں دو برطانیہ اور ایک اٹلی اور باقی چار دوسرے ممالک کے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ سوویٹ نو نفسل مقیم ترکی کو اس کی حکومت نے ہدایت کی ہے کہ حکومت ترکی کا نظریہ اس بارہ میں معلوم کرے۔ کہ وہ روسی حکومت کے ساتھ معاہدہ کی گفت و شنید از سر نو شروع کرنے کے لئے اپنا وفد بھیجنے پر آمادہ ہے یا نہیں۔ حکومت ترکی نے جواب دیا ہے کہ وہ اتحادیوں کے مشورہ کے بعد کوئی جواب دے سکتی ہے

الہ آباد ۲۰ نومبر۔ آج صبح اور دوپہر کو بھی کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس جاری رہا۔ کل گاندھی جی بتائیں گے۔ کہ کانگرس کا آئندہ رویہ کیا ہونا چاہیئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ انہیں ڈکٹیٹر بنا دیا جائے گا۔

لنڈن ۲۰ نومبر۔ چیکوسلواکیہ میں جرمن مظالم بہت زیادہ ہو رہے ہیں۔ یوم آزادی کے مظاہروں کے سلسلہ میں بارہ طلباء ہلاک اور دو ہزار گرفتار کئے جا چکے ہیں آسٹریا اور پولینڈ میں بھی جرمنوں کو مصیبت کا سامنا ہے۔

لاہور ۲۰ نومبر۔ آج پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں ایک تحریک التواء پیش ہوئی تا اس امر پر بحث کی جا سکے۔ کہ موجودہ حکومت نے پنجاب کے اخباروں سے بھاری ضمانتیں طلب کی ہیں۔ اور پریس ایکٹ کا ناجائز استعمال کیا ہے۔ وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں کہا کہ یہ صحیح نہیں کہ ۲ لاکھ ۲۳ ہزار روپیہ ضمانتوں سے وصول کیا گیا ہے بلکہ صرف ۲۷۵۰۰ روپیہ وصول ہوا ہے۔ ضمانت سیاسی اختلافات کی بنا پر نہیں۔ بلکہ پریس ایکٹ کی شرائط کے عین مطابق وصول کی جاتی ہے۔ صوبجاتی خود مختاری سے قبل صوبہ میں صرف ۷۸۴ اخبار تھے۔ مگر اب ۷۴۳ ہیں۔ یہ تحریک مسترد ہو گئی۔ اس کے علاوہ التواء کی ۱۵ تحریکات کے نوٹس اور تھے۔ جنہیں سپیکر نے پیش کرنے کی اجازت نہ دی۔ ایک ممبر نے سوال کیا کہ اشتہارات کے لئے حکومت نے مصالحتی بورڈوں سے کن کن اخبارات کی سفارش کی ہوئی ہے۔ حکومت نے اس کا جواب دینے سے انکار کر دیا۔ اس پر ارکان مخالف نے ہنگامہ بپا کر دیا۔ جسے بڑی مشکل سے فرو کیا جا سکا۔

نئی دہلی ۲۰ نومبر۔ آج صدر بازار میں آگ لگ گئی۔ جس کے نتیجہ میں دس دکانیں جل کر راکھ ہو گئیں۔ اور بیس ہزار روپیہ کا نقصان ہوا۔ کئی فائر بریگیڈ مسلسل اڑھائی گھنٹے کی جد و جہد کے بعد آگ پر قابو پا سکے۔

امرتسر ۲۰ نومبر۔ احراری لیڈر چوہدری افضل حق صاحب کا مقدمہ آج اے۔ ڈی۔ ایم کی عدالت میں پیش ہوا۔ ملزم نے کہا کہ چونکہ میری درخواست کے باوجود عدالت نے سر سکندر حیات خان وزیر اعظم کو گواہان صفائی میں طلب کرنے سے انکار کر دیا ہے اس لئے میں کوئی صفائی پیش نہیں کروں گا۔

بمبئی ۲۰ نومبر۔ ٹورنامنٹ میں آج مسلم ٹیم نے باقی اقوام کی ٹیم کو ایک اننگ اور گیارہ رنز پر شکست دی۔

لنڈن ۲۰ نومبر۔ برطانیہ کے وزیر جنگ آج فرانس گئے۔ اور وزیر اعظم فرانس نیز فرانسیسی کمانڈر انچیف کے ساتھ کھانا کھایا۔

پیرس ۲۰ نومبر۔ آج کا سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ گذشتہ شب مغربی محاذ پر بالکل امن رہا۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں سے موسلا دھار بارش ہو رہی ہے۔ موزیل کے مشرق میں لاوارث زمین پر مشین گنوں کے فائر ہوتے رہے۔

پیرس ۲۰ نومبر۔ آج صبح نارمنڈی میں ہوائی حملوں کا الارم دیا گیا۔ مگر بیس منٹ کے بعد خطرہ کے دور ہونے کا بھی۔

دہلی ۲۰ نومبر۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمن نظر بندوں کے کیسوں پر فرداً فرداً غور کرنے والی کمیٹی نے ۳۰۹ پناہ گزینوں اور ۹ نظر بندوں کی رہائی کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔

لنڈن ۲۰ نومبر۔ وزارت بحریہ نے اعلان کیا ہے کہ انگلستان کے مشرقی ساحل کے نزدیک جرمنی نے سمندر میں سرنگیں بچھا دی ہیں۔ اور اس طرح انسانیت کے اصول اور بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کی ہے۔

پیرس ۲۰ نومبر۔ اس امر کی تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ جرمن جہاز برلن جو جنگ سے قبل ایک روسی بندرگاہ میں تھا جرمنی نے ۷ نومبر کو روس کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے۔

میلہ ننکانہ صاحب ۱۹۳۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گوردنانک کے یوم ولادت کے میلہ کے سلسلہ میں جو ۲۶ نومبر ۱۹۳۹ء کو ننکانہ صاحب میں منعقد ہو گا۔ ۱۷ نومبر سے لے کر ۲۶ نومبر ۱۹۳۹ء تک نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ایک سو اہم سٹیشنوں سے ننکانہ صاحب تک تیسرے درجہ کے ارزاں واپسی ٹکٹ جاری کئے جائیں گے۔ جن سٹیشنوں سے واپسی ٹکٹ جاری کئے جائیں گے۔ ان کے نام گورمکھی اور اردو کے ان مختلف پوسٹروں اور ہینڈ بلوں میں درج کئے گئے ہیں جو نارتھ ویسٹرن ریلوے نے شائع کئے ہیں۔ واپسی سفر کی تکمیل کے لئے یہ واپسی ٹکٹ ۱ دسمبر ۱۹۳۹ء کی نصف شب تک کارآمد ہو سکیں گے۔

تفصیلات سٹیشن ماسٹروں سے دریافت کی جا سکتی ہیں۔

چیف کمرشل مینجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی